سوال

قسطوں پر ادھار بیع

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نقد کی بجائے اگر ادھار اور قسطوں کی صورت میں ہونے کی وجہ سے قیمت زیادہ ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

علوم ہوا کہ بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ معتبر شرائط پر مشتمل ہو، اسی طرح قیمت بالاقساط ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اقساط معروف اور مدت معلوم ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ ءامَنوا إِذا تَداينتُم بِدَينٍ إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكتُبوهُ... ٢٨٢... سورة البقرة

"مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من اسلف فی شئی، فلسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم إلی اجل معلوم) (صحیح البخاري، السلم، باب السلم فی وزن معلوم، ح: 2240 وصحیح مسلم، المساقاة، باب السلم، ح: 1604)

"چیز کی ادھار بیع کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ معلوم ناپ، معلوم وزن اور معلوم مدت کے لیے بیع کرے۔"

اسی طرح "صحیحین" میں موجود بریرہ کے قصے[1] اس کا جواز معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے مالک سے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر اس شرط پر خریدا کہ وہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کرے گی اور یہ قسطوں ہی کی بیع ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، بلکہ اسے برقرار رہنے دیا اور اس اعتبار

---

[1] صحیح بخاری، المکاتب، باب استعانۃ المکاتب...الخ، حدیث: 2563 وصحیح مسلم، العتق، حدیث: 1504

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی